تنظیم اہل سنت شمالی علاقہ جات کے راہنماؤں کی دعوت پر محاذ کا ایک وفد گلگت اور دیگر علاقوں کا دورہ بھی کرے گا، سید عطاء المحسن بخاری وفد میں شریک ہوں گے۔

۱۰ جون کو جامعہ خیر المدارس ملتان کے سالانہ جلسہ کی آخری نشست سے حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری نے حالات حاضرہ کے حوالہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

اسلام میں اجتہاد کا دروازہ کبھی بند نہیں کیا گیا۔ اور نہ آئندہ ہوگا لیکن اس موضوع کے حوالہ سے علماء پر طعن توڑنے والے بالشیتوں اور نام نہاد منکروں کو ہرگز مجتہد تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ اجتہاد کے لیے جس شخصی علمی اور عملی معیار کی ضرورت ہے اُسے نظر انداز کرکے اجتہاد کا دروازہ کھولنے والے چھٹ قدرے، احمقوں کی دوزخ کے باسی اور صحرائے تاریخ کے پاگل پرندے ہیں۔

انہوں نے فرمایا کہ پاکستان میں آج تک کوئی بھی حکمران اسلام سے مخلص نہیں رہا۔ حکمرانوں اور سیاست دانوں نے ہمیشہ ملک میں سیکولرازم کا بول بالا کرنے کی کوشش کی ہے آج لادینیت کے فروغ کے لیے مُلّاازم کے نام پر دینی اقتدار، اصول اور معتقدات کو پامال کرنے کی ناپاک جسارتیں ہو رہی ہیں۔ بیوروکریٹس اور نام نہاد دانشور مغربیت اور جدیدیت کے سیلاب میں نہ صرف خود بہہ گئے ہیں بلکہ وہ قوم کو بھی دینی تشخص اور ملی غیرت وحمیت سے محروم کر دینا چاہتے ہیں۔ نفاذ اسلام کے عمل کو روکنے کیلئے مُلّا شاہی کی آڑ میں تبرّا بازی کر رہے ہیں

انہوں نے کہا کہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معیارِ حق وصداقت ہونے کی حیثیت پر دین کی پوری عمارت قائم ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ نفاذ اسلام انتخابات سے نہیں صرف انقلاب سے ممکن ہے لیکن یہاں صورت حال یہ ہے کہ جن لوگوں کو نفاذ اسلام کی راہ میں رکاوٹ کہہ کر حکومت سے علیحدہ کیا گیا ہے اُنہیں دوبارہ حکومت میں شامل کر لیا گیا اور نفاذ اسلام کی ذمہ داری اُن لوگوں کو سونپی گئی ہے جو خود اسلام نہیں چاہتے۔ انہوں نے فرمایا کہ علماء دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث کے انفرادی دائروں سے نکل کر ایک ہو جائیں اور متحدہ اجتماعی قوت سے دینی انقلاب برپا کر دیں۔

۱۹ جون کو قومی یوتھ لیگ ملتان کے زیر اہتمام پہلی سالانہ قرآن کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، سید محمد کفیل بخاری اور مولانا محمد حنیف جالندھری نے بھی خطاب کیا۔